ایک حدیث

اظہارِ تفوّق سے گریز

ابو داؤد میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ایک روایت ہے کہ:

لم یاکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان اذا کانوا ثلثۃ مشی بینھما واذا کانوا جماعۃ قدّم بعضھم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا اور حضور کے نقشِ قدم کو دو آدمی بھی نہیں روندتے تھے یعنی جب (حضورؐ کو ملا کر) تین آدمی ہوتے تو حضورؐ دونوں کے بیچ میں چلتے اور جب جماعت (تین سے زیادہ) ہوتی تو حضورؐ کسی کو آگے کر دیتے۔

انتخاب احادیث کے وقت میری نظر جب اس حدیث پر پڑی تو یقین کیجیے دیر تک مجھ پر ایک سکتے کا عالم طاری رہا۔ اللہ اکبر حضور اکرمؐ کی نگاہِ دُور رس کن کن جزئیات پر جاتی تھی اور کس طرح حضورؐ ان پر عمل فرما کر نمونہ پیش فرمایا کرتے تھے۔ بعض باتیں دیکھنے میں تو بہت چھوٹی ہوتی ہیں لیکن وہ بڑے اہم نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔ انسانی خداوندی کا اظہار جن جن باتوں سے ہو سکتا ہے ان سب کو حضورؐ نے ایک ایک کر کے مٹایا ہے۔ حضورؐ کو اللہ نے جو امتیازات بخشے ہیں ان کو کون مٹا سکتا ہے؟ لیکن اس کے باوجود حضورؐ نے لباس پوشاک میں، طعام و خوراک میں، رہن سہن میں، حتیٰ کہ رفتار و گفتار میں بھی حتی الامکان اپنا کوئی امتیاز خاص نہیں قائم فرمایا۔ مسجد بن رہی ہے تو سارے اصحاب کے ساتھ مزدوروں کی طرح اینٹیں ڈھو رہے ہیں، خندق کھد رہی ہے تو وہاں بھی سب کے ساتھ زمین کھود کھود کر مٹی اٹھا رہے ہیں، کھانا پک رہا ہے تو لکڑی لانے کا کام اپنے ذمّے لے رہے ہیں۔ غرض کسی موقعے پر بھی شاہانہ انداز نہیں اختیار فرمایا، ہر جگہ مردِ درویش ہی بن کر رہے۔ مصنوعی تکلفات اور اظہارِ امتیازات کی کبھی کوشش نہ فرمائی۔ غرض زندگی سادہ بے تصنع اور بے تکلف تھی اور ہمیشہ عام انسانوں کی طرح رہنے کی کوشش فرماتے رہے۔

آج آپ جس لیڈر، مشائخ یا عالم کو دیکھیں گے وہ ہمیشہ مقتدیوں، مریدوں اور شاگردوں کے آگے آگے چلتا ہوا دکھائی دے گا۔ ایک بچہ بھی اگر ذرا قدم آگے بڑھا دے تو فوراً کوئی معتقد اسے پیچھے کر دے گا۔ اس تصنع و تکلف کا کوئی مقصد اس کے سوا نہیں ہوتا کہ اپنی کبریائی قائم رہے اور اپنا مخصوص امتیاز دوسروں پر واضح ہوتا

رہیے۔ لیکن حضورؐ کا طرزِ عمل اس معاملے میں کیا تھا؟ یہ اس حدیث سے واضح ہے کہ دو آدمی بھی ساتھ ہوئے تو انہیں پیچھے نہیں چلنے دیا۔ اپنے برابر دائیں بائیں رکھا۔ اور زیادہ لوگ ہوئے تو کسی کو آگے کر دیا۔ فقدّم بعضھم کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہو سکتا کہ بعضوں کو آگے بڑھا دیا، اور بعضوں کو اپنے پیچھے رکھا۔ اس صورت میں (لا یطأ عقبہ رجلان (دو آدمی بھی حضورؐ کے نقشِ قدم کو نہیں روندتے تھے) بے معنی ہو جائے گا۔ یہاں بعضھم سے مراد ہی تمام لوگ ہیں بجز ان دو کے جو حضورؐ کے دائیں بائیں چلتے ہوں۔ اس کی تائید ہند بن ابی ہالہ (حضرات حسنینؓ کے ماموں) کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ یہ حضورؐ کے وصّاف یعنی سراپا گو تھے ان کے الفاظ ہیں ویسوق اصحابہ یعنی حضورؐ اپنے اصحاب کے پیچھے ہی چلا کرتے تھے۔ اور بفرضِ محال یہ مان بھی لیا جائے کہ کچھ لوگ حضورؐ کے پیچھے بھی چلا کرتے تھے اور کچھ آگے بھی، تو بہر حال یہ تو ثابت ہو گیا کہ درمیان میں رہتے تھے اور آگے آگے نہیں چلا کرتے تھے۔ ہمارے لیڈر، مشائخ اور علمائ مجمعے کے ساتھ چلنے میں اتنا ہی ایثار فرمالیں تو ہم غنیمت سمجھیں گے کہ کچھ تو اتباعِ سنّت ہونے لگا۔ جہاں تک ہمارا قیاس کام کرتا ہے ہمارے زعماء شاید اس پر عمل نہ کر سکیں گے۔ وہ اس روایت کی دھجیاں اُڑا دیں گے، کسی راوی کو ضعیف بنا دیں گے، سو طرح کے سقم نکال لیں گے اور غلط سلط تاویلیں کر دیں گے لیکن اسے قبول نہ فرمائیں گے کیونکہ اس سے ان کی خداوندی کا ایک مصنوعی گوشہ عبدیت میں تبدیل ہونے لگے گا۔

اس روایت کے اوّل حصے میں یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے تکیہ یا ٹیک لگا کر کبھی کھانا نہیں کھایا۔ یہ روش بھی حضورؐ کو اسی لیے ناپسند تھی کہ اس میں شانِ عبدیت نہیں بلکہ غرور و تکبّر کی بو آتی ہے اور اس میں کم از کم عام حاضرین کی موجودگی میں امتیازِ خاص پیدا ہوتا ہے۔ کمزور یا مریض تکیئے کا سہارا لے کر کھا سکتا ہے۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اس حالت میں بھی اگر مریض کے دل میں کوئی نخوت یا خواہشِ امتیاز پیدا ہو تو اس کے گناہگار ہونے میں کوئی شک نہیں۔ سچ پوچھیے تو ان دونوں باتوں (یعنی تکیہ لگا کر کھانے اور آگے آگے چلنے) کے شوق میں جو اصل گناہ ہے وہ جذبۂ تحت الشعور ہے جو عام انسانوں کی سطح سے بلند و ممتاز رہنے کے لیے مختلف حیلے اور شکلیں تراشتا رہتا ہے۔ لباس پوشاک میں خاص قسم کا انوکھاپن اختیار کرنا بھی اسی جذبہ و خواہشِ امتیاز کی کارفرمائیاں ہیں۔ جب انسان کے اندر کچھ نہ ہو تو وہ طرح طرح کی ظاہری نمائش سے اپنے خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان کا احساسِ کہتری صرف فروتنی کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتا بلکہ "تظاہرِ مہتری" کی صورت میں بھی جلوہ گر ہوتا ہے۔ بلند ذہنیت اور اونچی سطح کا انسان اس قسم کے مصنوعی مظاہروں کو پسند نہیں کرتا۔ اسی لیے حضورؐ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی عام انسانی سطح پر رہتے تھے اور نمائش و امتیاز سے گریز فرماتے تھے فصلی اللہ تعالیٰ علیٰ عبدہٖ ورسولہٖ۔

(محمد جعفر)

طابع و ناشر:۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مطبوعہ:۔ حمایت اسلام پریس لاہور مقام اشاعت:۔ ۲ کلب روڈ۔ لاہور